# موسوم بہ ابر دُر فشان مثنوی سحر بیان تصنیف منشی ابوالعلا صاحب

## متخلص بجوہر شاگرد رشید خواجہ وزیر صاحب لکھنوی

باہتمام شیخ محمد جان مہتمم پروف ریڈر

حسب فرمایش مصنف ممدوح در منڈوی لعل محل متصل پل

قصاب مطبع پنڈت جوگل کشور بقالب طبع در آمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واہ کیا شان کبریائی ہی
کیا دئی ہین مری جدائی کی
کیا یہہ لطفِ سباب ہی واللہ
عیش کیا کیا لکھی نصیبوں مین
لطف جو ہر گہڑی اوتہاتے ہین
جوہرِ عشق کا ظہور کیا
حسن کو شانِ دلبری کیا دی
عشق کو حسن کا کیا مشتاق
دل مین پیدا کیا ہی چاہ کو
ربط الفت کو خط ہی جی کا کیا
ایک کی دلمین چاہ ایک کی دی

کیا بہار طرب دکہائی ہی
دن خوشی مین یہہ کامرانی کی
مست دل ہی شراب ہی واللہ
جشنِ جم ہم رہی حبیبوں مین
عشرتین ہم بڑی اوتہاتی ہین
اس تجلی کا دل کو طور کیا
قدرت صنع پاک دکہلا دی
حسن کو اوسکا کردیا مشتاق
کیا دلال حسن الفت کو
واسطہ لطف زندگی کا کیا
دلکو دل سی ہی راہ ایک سی دی

چاند کی گرد اوسنے ہالہ کیا / ہالے میں چاند کو حوالہ کیا
دل بلبل کو دردناک کیا / جامۂ گل کو چاک چاک کیا
شمع کو اوسنے کر دیا جانسوز / اوسنے پروانے کو کیا جانسوز
دیکھو سودائے بی تکلف کو / مصر بازار لایا یوسف کو
جن دلوں شوق جذبہ لاتا ہی / پر معشوق اوڑ کے آتا ہی

## آغاز افسانہ

تذکرہ اب ہی اپنی عشرتکا / جوش سرگرمی محبت کا
کہ میرے ایک دوستکی تہی برات / دو بڑی دہوم کی سجی تہی برات
تہی پیر بڈہا لئے ہمراہ / میں سبہی تہا اوس برات کے ہمراہ
گہر دولہن کی برات جب پہوچی / نوبت محفل طرب پہوچی
کچہہ عجب شغل ناچ رنگ کا تہا / ٹہاٹہہ سارا طلا کی ڈہنک کا تہا
پہلے دولہا کی گہر سجے تہے محفل / پہر دولہن کی دو گہر سجے محفل
کچہہ عجب اوس مکان کا انداز / روشنی فرش سب نیا انداز
کچہہ چمن اوس مکان کی آگی / حوض اک سائبان کی آگی
عرض اوس جا پر سب کا اٹہا انبوہ / اک قرمزی سے سارا اٹہا انبوہ
ہر طرف اک چہل پہل دہوم دہوم / کہیں شادی میں کم ہوئی جو ہجوم

ناچ کا رنگ کیا جو بالا تھا ٭ تال کی ساتھ مل کا نالا تھا
کبھی غمزی سے کبھہ اشاری سے تھی ٭ اپنی انداز قتل ساری تھی
پھر پر آنچل کبھی الٹ دینا ٭ ہنسکی کبھو نکھٹ کبھی پلٹ دینا
بات گوئی ادا سے کر جانا ٭ بھاؤ لی کرکے گہہ ٹھہر جانا
ساتھ ٹھسکی کی دم نکلتا تھا ٭ راگ ہر تال سم نکلتا تھا
یہ یقین تھا کہ بر محل آئے ٭ راگنی پردی سے نکل آئے
گونجی کیسے باٹ وار آواز تھین ٭ سحر کا کر رہی تھی کار آواز
لطف اوس دم یہ غزلیں دیتی تھین ٭ جان سینے سے کھینچی لیتی تھین

## غزل اول

مست بوی بہار وحدت ہون ٭ بلبل گلشن حقیقت ہون
مست و مدہوش جام الفت ہون ٭ سرخوش بادہ محبت ہون
جلتے ہیں کیا رقیب حسرت سے ٭ اوس پری سے جو گرم صحبت ہون
رکھی ہونٹون پہ ہونٹھ قتل کرو ٭ طالب شربت شہادت ہون
ہو گیا خشک خون ای گل تر ٭ زرد برگ خزان کی صورت ہون
سامنی منہ کرو ادہر دیکھو ٭ منتظر آئینہ کے صورت ہون
نور کی صورتین بنائے ہین ٭ مین تو قربان دست قدرت ہون

ناز دکھلو چل کی کہتی ہین

ہون وو نازک مزاج دیوانہ

زہر میٹھا ہی وو لب شیرین

لیجی پھر ادکیا مسر القا

پیار سے کہتی ہین گلی سے لگو

دل روشن سے ہے عاشق گیسو

گہر رہا ہون مین زلف یار سی پیچ

ہین ستارون سے داغ شیفتہ

ہی عیان صاف دل کی کیفیت

لب تک اینکی وو نہ مدفن ہیرہ

جان دیتی ہین مجہپہ ہی مہربان

گرون عصیان رحم ہو غفار

الٹی سمین مردن بہ کہا ہین گل

شمع کو بہی ہی لو اوسی کی لگی

ہین برہمن تمہارے دست نگر

مسی الودہ لب سی کہدی زبان

سج بنا آئینہ سے کی صورت ہون

بستہ دام موج نکہت ہون

کیون نہ مین کشتہ حلاوت ہون

غم کی تصویر الم کی صورت ہون

پہر نہ کہنا کہ بے مروت ہون

گوہر شب چراغ الفت ہون

وو بلا ہے تو مین بہی آفت ہون

اب تو مین آسمان کا ہمسر ہون

شیشی کی طرح پاک طینت ہون

منتظر مین ہے تا قیامت ہون

مین سلیمان عہد دولت ہون

ایسا دونون کہ غرق رحمت ہون

کیسہ نقد داغ الفت ہون

جسکا پروانہ محبت ہون

ای بتو بندہ کرامت ہون

ماہی چشمہ سار ظلمت ہون

کب دو میٹھا ہی کیا مجھ[illegible] سکا
لی بوسہ جو صرف زلف ہوں

رندر رندوں میں زاہدوں میں فقیہہ
سکا میں اشنائی ملت ہوں

لبیں کھچیں وہ تیغ ناز اگر
جو ہر آمادہ ہلاکت ہوں

## غزل دوم

رخ کو جب اوسنے بی نقاب کیا
مہر کو دیدۂ پر آب کیا

لعبتہا دل مرا خراب کیا
آپنی کیا ٹہرا صواب کیا

نکل آیا ٹہرا ہے کی پہلو سے
اسقدر دل نے اضطراب کیا

ہے اونکی سیاہی گردوں سے
مطلع زلف انتخاب کیا

پھر ایسا گروش نصیب سی یار
ای فلک کیا یہ انقلاب کیا

بجلی آسماں سے نکلے
آنسوؤں نے یہ جوش آب کیا

سرم خالق سی جا سی گریا
لب اگر خندی سے حجاب کیا

اسقدر رکھ ہم ہڈیاں ہیں بچے
لہو جو جلکر کباب کیا

لب شیریں یار کے صدقے
مجھکو خسرو خطاب کیا

گل عارض کا ڈال کر سہرا تو
اب انسو کو گلاب کیا

مثل شانہ اولجھی گیسو سے
دل نے کیا کیا نہ پیچ و تاب کیا

بلطمی طرح سی تہہ آکے
ہوس می نی دل کباب کیا

آئینہ کو دکہا کی عارض صاف — جوہر اس کا ... کی آب آب گیا

## غزل فارسی

بی لبت خون بدل سبو دارد — شیشہ ہم گریہ در گلو دارد

عیسیا یاد رشتہ مریم — چاک دل حاجت رفو دارد

شد نگر دست کیا ز زلف کسی — دہن زخم سینہ بو دارد

حرف قند از لب تو قالبی است — زیر لب پستہ گفتگو دارد

گر نشوید غبار خاطر یار — گریہ باز این چہ شست شو دارد

درد دل ریش کی شود پنہان — عشق مانند مشک بو دارد

نظری کن بعین دیدہ دری — اشک خون گوہر آبرو دارد

ثانی خلد آرزو ہمہ عمر — وطن آنکس کہ لکہنو دارد

محو دیدار وروی صافی اوست — جوہر آئینہ آرزو دارد

رہا جاناں عوض یہ ساری رات — کسقدر واہی تہی وہ ساری رات

صبح ہونی کی جب قریب آئی — بہاگ جانی کی شب قریب آئی

لگی چلنی نسیم عنبر بیز — خواب شیرین کی حق میں شمشیر تیز

ایک لحظہ جو ہی لگی نہ پلک — ایک پل ہی تہی بند کی نہ پلک

نی کا جہونکا مجہکو آنی لگا — مجہی خواب سحر ستانی لگا

بہری انکہون مین آئی بیتاب کی نیند
بہرا نشہ اپنی انکہون مین
ماہتابی پہ صحن ایوان مین
شامیانہ کہچا ہوا اوسپر
ایک جانب تو ما بیاری تہی
صاحب خانہ سے حجاب نہ تہا
جاکے کہیلی پہر مسہری مین
کیا نشہ خواب تہا جوانی کا
مست آرام تہا سوئے بیہوش
ایک دولائی یونہین مین رہی ہوش
ادہی ایک پٹ کہلا جہلتا تہا
اسمین ایک ماہ پارہ صورت ہو
چہرہ کیا سارا بندا سرخ سفید
قد و بوٹا سا جہب قیامت سے
سادگی کچھ بناؤ کا انداز
تو اشرافون مین کی بگڑی ہوے

ہائی کس لطف لاجواب کی نیند
چہائی سے مستی ساری انکہون مین
تہی مسہری لگی گلستان مین
ایک عالم تہا نور کا اوسپر
ماہتابی پہ کچھ ستاری تہی
بی تکلف جو تہی حجاب نہ تہا
سو گیا بیخبر مسہری مین
نشہ تہا کیف کا مزا اینٹکا
نیند کی غلطی سی مین تہا بیہوش
پاوسے تا جبین مین اوڑہی ہوئے
پاون کی ایڑی ایک ملتا تہا
مسہری پاتک تمام غیرت حور
کہیا کہلا رنگ گورا سرخ سفید
وہ چہلاوا سے شوخی انوکہی
وضع بانکی نما تہا انداز
مزہ داری سی وہ دل مین آئی ہوے

بال بکھری ہین رُوی جانا پر ؛ سایہ پریونکا ہی سلیمان ؛

کب اجی گیسوسے معنبر ہے ؛ وہ سحاب سر پیمبر ہے ؛

آفت جان وہ جعد پرخم ہے ؛ سب اشورۂ محرم ہے ؛

پیچ موزون وہ کیا ہے چوٹی کا ؛ خوب مضمون بندہا ہی چوٹی کا ؛

سرخ موباف جعد شبگون تھا ؛ دل عاشق مرو شبخون تھا

بیٹھی کا کیجے کی کیا موباف ؛ کھل وہ سہ مار زلف کا موباف

گوری رخساری اوسکے دور وشن ؛ قمقمے نور کی تھی دو روشن ؛

جلوہ کہ رخ کا خانۂ دل ہے ؛ برج مہتاب یہ عشق منزل ہے

وہ دہن حد سی ہی فزون لطیف ؛ منہ نہین مین جو کر سکون تعریف

تنگدان دہن ہی عنقا ہے ؛ لب ہی یاقوتی اوسکی دربہا ہے

ہی کلالی کہ غنچہ ہی گل کا ؛ ہی دہن گویا شیشۂ مل کا ؛

شاہد گل مین یہ صفات نہین ؛ دہن غنچہ مین یہ بات نہین

باتین وہ چھوٹی دہن ہر بار ؛ کچھ شرارت کی ہی چلین ہربار

لب پہ ہر دم مسی کا جوبن ہے ؛ ورد عیسی دعائی سوزن ہی

لب ہین گویا مسی کی جوبن سے ؛ تھا مسیحا کو عشق [illegible] سے

پتلے پتلی کمر غضب کے لچک ؛ ہائی کیا لوچ لیسے لہب کی لچک

کسا کلائی وہ سا راپچہ غضب | وہ ہتھیلی وہ پیارا پنجہ غضب

وہ انگلیاں نشتر سے آفت کی | کوملین نرم مخمل صنعت سے کی

انگلیوں سے یہ حسن پیدا ہے | ہاتہہ مین کلیوں کا وہ گجہا ہی

کیا حنا سی وہ انگلیاں ہین لال | بحر خوبی کی مچہلیاں ہین لال

خوش سے مہدی نی ہاتہوں کی لیے بوسے | خانۂ دل من ہی رچی شادی سے

خط دست اور وہ انگلیاں ہین لال | دام رنگین ہین مچہلیاں ہین لال

شانی وہ اور وہ صنعت بازو | حسن گو صاف قوت بازو

ہاتہہ ہو جاوے دست و بازو قہر | جوڑا اعضا وہ زلف و ابرو قہر

ترک چشم ابروی مہذب مین | گویا ترک فلک ہی عقرب مین

خون وہ ترک کیون نہ کر رکھی | تیغ ابرو ہی دوش پر رکھی

چشم قاتل ہمین ہلاکو ہے | سر پہ چتر سیاہ ابرو ہے

مردمک وہ برا اور سے جلنے | حبشی وہ برا دیسے جلنے

کیا حیا سر نگن نگاہ مین ہے | لیلے اک خیمۂ سیاہ مین ہے

واہ اُس نور کی کہنچی تصویر | کیا کہوں کیسی چاند سے تصویر

سر سے پا تک وہ ماہ پیکر حسن | ملیا نور کا خط ساغر حسن

ہاتہہ مین توڑا اول لبہائی کا | پانچ مین رنگ وہ بتائی کا

پہلی تھمہ تھا رخ کا [illegible]
کلا صندوقچہ تھا ارگن کا

کیسا نازک وہ گول سا بدن
پھول سا رنگ پیارا پیارا بدن

تھا یقین اون لبون کی ہے پر
مینا یاقوت کی ہے تختی پر

بل بہی ابرو کہ نیمچا سے کہے
طاق دل کی شہید کا کہیے

دیکھی ابرو تو سر جھکائی ہلال
لگی ہی وہ سطرون مین دعا کی لال

دل جو ابرو کی کج ہر غم سے ہے
وہ ہلال مہ محرم سے ہے

طاق مسجد دل اوس سی بارا
دست فرہاد ہے منارا ہی

بیچی ابرو مین واہ کیا ہی علم
اجی درگاہ مین چڑہا ہی علم

بیچی ابرو کی آگی پیدا ہی
سامنی کعبی کی کلیسا ہے

بیچی ابرو مین طرفہ اک شے ہی
طاق مسجد مین شیشہ مے ہے

لب و رخسار کی ہی شبیہ
آینہ مین شہید کی ہی شبیہ

رہم بیچی وہ لب جو گویا ہے
دریہ گرجا کی وہ مسیحا ہے

لعل لب ہر یمن مین بیجان ہے
معدن اب مدفن شہیدان ہے

عرق آلودہ رخ کا تل کیا ہی
ہند و سورج کو پانی دیتا ہی

رخ پہ شامد پہ تل کا آنا ہی
خرمن مہ مین کالا دانا ہی

البتہ بہزاد سے کچی تصویر
کلک مانی کی گر دستی تہی تصویر

پچھا بہت غضب و چھا گل سے
جیسے زیور گلی کا دیکھا سے
سیچی نگ جھوتون دیکھای حلق
گر یے علے بند دستے جا نکلے
ساز و سر کی سے دیکھے ہیں
سر کا تعویذ قفل دل کا تھا
بچھلے بالون میں کچھ کرامت ہے
سر سی یا تگ طلائی زیور تھا
حسن جھمکا تھا اور کہی سے
عارسی زر کی دست گلو میں
جھلے پوروں میں کتنی پیاری ہیں
دیکھیں جو شش دو گر صغیر و کبیر
پاسے دو گیا پیاری تہی حمایل میں
تن جو گل رنگ بی نامل تھا
ناک میں کیل کس جفائی سے
قہر ہا تھو ں میں جوڑ سیما وہ

تہی صاف اچھہ مچھہ بات وچھا گل سے
تب سی دم و دیکھہ کہیں اپنا سے
جان کنی پہر ہو سیری کہای خلق
سر یہ کہیلے شہید انا سے نکلے
جا بنا سرخ ہی سی کی صاف ہے
جان جس میں ہے وہ چھکتا تھا
ماہی چشمہ سار ظلمت سے
بخدا وہ صنم بہت زر تھا
دونا عالم تہا گہنا پہنی سے
گل خور شید سر و موز و میں
جسکی گل چرخ ستاری ہیں
حرز جان سمجھے ہر صغیر و کبیر
گویا سیپاری تہی حمایل میں
گہنا سونی کا سب زر گل تھا
زیب فیروزی کی بلا کی ہے
بانکا انداز جوڑ یو لکا وہ

بانکی باہوں سے تہا ہی ہوتے — چال ملاوسکی دکہائی جہ ہے
زور ... بلا وہ قیامت زا — لہنگر و جوتی سگے صورت قیامت
جامہ زیبی کی چہب بیان سے سوا — زیب پوشاک درستان سہی
بانکپن تہر نوک جوک غضب — ساری نکسک بلائی ہوش غضب
کاٹ تا جسدم وہ دیکہی جاتی ہے — شان خالق کی یاد آتی ہے
سرخ کرتی ہے دل جو مائل ہے — گویا کہ دام بلبل دل ہے
دہان پان آب جست کرتی وہ — اس چہر ہری بدن پہ پہرتے دو
تہرافت بلا ادا انداز — باتون مین شور حشر کا انداز
دم تقریر پہول جہڑتے ہین — کان سحر بیان بکڑتے ہین
ترشی محلات کی وہ ستہری زبان — شوخ طرار تیز ناکہرے زبان
برق جلوہ پری وہ گرما گرم — شعلہ رو مہر وش بہرا بالکم
رشک سی نام لی نہین سکتا — کہہ نا نام اوسکی ہہن سکتا
رند و بیباک خون دل آشام — مست عاشق کسی سحر تا شام
مجھکو دیکہا تہا اوسنے محفل مین — لب کیا تہا کچھ اوسکی مین دل مین
شب نظاری ہوئی تہی رات مین — کچھ اشارے ہوئی تہی الیٹرے
ہی شب بہر اشارہ بازی ہے — چشم و ابرو کی کارسازی تہی

مارڈالتا تہا چشم جادو سے
تہین دل وجان سے اوسکا مایل تہا
کچہہ وہ اوس پہ بہین فریفتہ تہا
دونون شیدا ہوی تہی ایک ایک پر
اوس سہری مین سوتی جو پایا
پاگی موقع وہ میری پاس آئی
نازسی پہلی کچہہ کہا ہنسکر
پوچہا مشہور مین سہی جو ہر
عشق بازون مین نام انہی کا ہے
شوخیون سے غرض جگا ہی یا
کہا اوٹہو ہم آپ آئے ہین
جاگو سوتی ہین کب سدا ہشیار
جاتی ہین کہ ہی شتاب کی نیند
قسمت اب جاگنا دکہائی گی
پا ہتہ آئی ہی دولت بیدار
ائی پی مانگی رہ ہماری مراد

گلا ریتا ہی تیغ ابرو سے
کچہہ اوسکا ہی اوکیا دل تہا
ایک کا ایک دل سے شیفتہ تہا
شیفتہ ہو گئی تہی ایک پر ایک
وقت سونیکا اوسنے دو پایا
کچہہ ٹہلی ٹہلتی پاس آئے
لائی پہر طرفہ جو چلا ہنسکر
ہی کہلاتی ہین اسے جو ہر
ہر زبان پر کلام انہی کا ہے
دونون ہاتہو نسی گدگدا ہی دیا
دن یہ اللہ نی دکہائی ہین
خواب غفلت سے ہو ذرا ہشیار
پر یہ سوتا ہی کس حساب کی نیند
خواب مین بہی نہ نیند آئی گی
مفت پائی ہی دولت بیدار
کیا برائی ہی [illegible]

خوش ہو تمکو پیار کرتی ہین　　انس ہم بار بار کرتی ہین

چاہتی ہین کہ تم سے صحبت ہو　　الٹی سمجھین ہم مین الفت ہو

دیکھا تجھہ ایکا عجب انداز　　دل لگا لینی کا عجب انداز

آدمی ہو کہ پتلی جادو کے　　لگ گئی سحر اشاری ابرو کے

تجھہ خوش امتیاز یان ہین عجب　　آگئی کھیلے بازیان ہین عجب

آپ یوسف ہین مین زلیخا ہون　　تو سنو اور مین بہی شیدا ہون

مین اچانک غرض جو جاگ اوٹھا　　تخت خوابیدہ اب تو جاگ اوٹھا

آگئی ہاتھہ آئی سونے کی چڑیا　　جاگ کر پائی سونے کی چڑیا

دیکھا ایسا وہ گوہر نایاب　　اس طرح ملا وہ گوہر نایاب

دل ہوا یہ شگفتا سینے مین　　ہتہ بہولا سما یا سینے مین

لی جو انگڑائی بند ٹوٹ گئے　　پہر دی آنکھونکی آکی جہوٹ گئے

لگی لعلی ہٹا کی اوٹہہ بیٹھا　　حور پہلو مین پائی اوٹہہ بیٹھا

پانی منگوا کی مٹی منہ دہو یا　　ہوش مین آکی بینی منہہ دہو یا

ساتھہ لائی تہی وہ مکان سے پان　　لای لیکر وہ خاصدان سی پان

پہر سپر کا پردہ چہوڑ دیا　　تیر عشرت ہدف پہ جوڑ دیا

دبلی نعلو مین ہاتھہ کہینچ لیا　　اپنی پہلو مین اوسکو کہینچ لیا

پوچھہ یہ جو سینکا عادی ہے
مت ستے تک ہونٹھوں کی چڑادی ہے

مجکو گھبرا دیا ہے علی کی قسم
لینکے دیتی ہیں ۔ نبی کی قسم

ایسے صد ہو ملکے گر خبر ہوتے
کیوں مصیبت یہ جان پر ہوتی

گر یہ ہوتی ہیں سب یہ ایذائیں
سہتیاں ہیں یہ کیونکر ایذائیں

ہو گیا ایسی دل کی چاہت کا
ڈولی ایسا مزا ہی آفت کا

جان کو جو دیتی وبال کیا
مار ڈالا مجہی حلال کیا

جی وہ ہلکا نا تلملا جانا
ہاتھوں پاؤں کا سنسنا جانا

تھام لینا کبھی کلیجی کو
ڈھیلا کر دینا سارے پٹھو

پھیکا ہو جانا تن بدن تھاک کر
پھول جانا وہ بانکپن تھک کر

ٹیہے نگاہ کبھی دینا
جسم اپنا نہ سے ٹکنے دینا

بند کرنا کبھی مرے آنکھیں
بیچ گر کرنا اپنی ہی آنکھیں

منہ رو لیا نی پن سی ڈھانا
لسدی سے وہ لپٹ کی کانپنا

ٹیہے غمزے سے گدگدا دینا
کچھ جھجک جانا کچھ ہٹا دینا

باتیں کیا کیا بنانا غمزے سے
ناز و انداز نخرے ٹلے کے

پھول جانا وہ سانس جھٹکے سے
سر میں ہونا دمک نزاکت سے

ڈر گئی جب لہو نظر آیا
رنگ رخ اور روپ بھر آیا

دیکھکر جسم کی تھی صورت
دیکھکر دست دعا سے تکنے کو منہ
تھا لعاب دہن میں یا لگا رنگ
پھر کہا یہ نہ جان گھبرا تو نہ
کیا ہوا پہلے ایسا ہوتا ہے
ہنس پڑا میں تو باری شرما کر
جو چلی ناز غمزے کیا کیا کچھ نہ
خوش تھا سے وجہ نیکا نہ
ہنسی ہی پھر وقت لذت سے
مگر وہ اب نہیں خدا کی سے لئے
کچھ وہ پہلا پہل کی عشق کا لطف
تھا وہ چھاتا کا بچا فرحت سے
خوب کھول کر دی بوسے
دل دھڑکنی لگا جو سینے میں
گرم جوشی سے میری گھبرا کر
ہاتھ منہ دھو کی منہ پہ پہنچی دوپٹے

وہ ہلال شفق کی سی صورت
دم دیا میں یہ دلاسے کو
نہ ڈرو دیکھلو زبان کا رنگ
اب نہ اکدم اک ان گھبراؤ تم
واہ جی کوئی اسمیں روتا ہے
جب رہی پر سپیٹے میں اگر
ستم اوس وقت میں نہ تھا کچھ
ضعف اوٹھا لی ہی زندگانیکا
رہی ایجان حظ صحبت سے
نہ مزا کچھ کہیں خدا کی لئے
تازی باتیں وہ سب تھا تھا لطف
مست تھی وصل کی حلاوت سے
خوب ہنس بول کر مزے لوٹے
دوسرے وہ زہرہ وش میں
ہٹ گئی ناز میں شرما کر
ہوش ہی کھو کی منہ پہ چھپی دوپٹے

اوسکی آیا وہ کسی محفل میں
غم و غصہ بھرا ہوا دل میں

رخصت اتنی میں وہ برات ہوا
ایسی ہی صورت نجات ہوئے

گھر کو آیا میں اپنی وحشت ناک
دلمیں رسوائیوں کسی دہشت ناک

کہ نہ کھل جائے یہ کہیں سر راز
رہی پوشیدہ یہ سراسر راز

ابھی تنہا نکلنی پاتی نہیں
کہیں خود روئیں آتی جاتی نہیں

بس نہ پائیں کہیں عزیز تمام
ہوں نہ چین بہ جبین عزیز تمام

پھر الگ اک مکان ٹھہرایا
مختصر گلستان ٹھہرایا

کہ بلائینگی اس چمن میں اونہیں
ہمی بلائینگی اس چمن میں اونہیں

بیٹھا اس سے بیابان کہ شب آئے
دھن یہی تھی کہ شام کب آئے

بات میں اشک آتی تھی بہکر
پوچھتا تھا ہر اک سے رہ رہ کر

کیوں جی کیوں کتنا دن رہا ہوگا
کیا نہ اب ہوگی شام کیا ہوگا

آج سورج نہ ڈوبی کا کیا وجہ
کیسی ڈوبی کا جی میرا کیا وجہ

دن پہ آفت ہی شب جو اسکے نہیں
کیا قیامت ہی شب جو اسکی نہیں

کبھی گھرکی باہر آتا تھا
مضطرب گاہ گھرمیں جاتا تھا

کبھی کہتا تھا جوش سودا میں غزل
شیر ہوں چل کر تھل پہ صحرا میں

ہوں شکار اونکی تیر مژگان سے
خنجر دلواؤں آپ پیکان سے

اشک چشم گریان سے
الله یعنی چشم جانان سے
گرم جوشی کی سوز پنہان سے
خون فشانی ہے چشم گریان سے
زندگی بھر بچائیکے یان سے
جذبہ دکھلا سکے جو بلبل زار
ہوں وہ مجنوں کہ میری ماتم کو
باغبان جاونگا نہ گلشن میں
آشنا اب جدا ہی ہیں آنکھیں
ہو گئی پائی نگاہ کی حیا سے
سنگ میں آنکھیں آتش گل سے
اب تو ٹھنڈا الکلی جی تو غیر
ہونہ ثابت جنسیو موتیوں میں
اصلی ہیں نیلے آنکھوں میں اسمان
ابر دو موتیو سے نکلے کھڑ جائی
چھوڑ دو حسب کو جاز آنکھیں کھر

فائدہ کیا ہی ایسے طوفان سے
صحبت انسان لو ہی انسان سے
شعلے اوٹھتی ہیں جسم کی جان سے
بجلی گرتی ہی جوش باران سے
مرتی اوٹھین سیکے کوی جانان سے
اوڑتی گل اسکے گلستان سے
روح قیس اوگی بیابان سے
بہا نکلوں رخنہ گلستان سے
کیا ہوا اب چشمہ اشک انسان سے
اشک نکلی جو چشم گریان سے
اور کیا لینگی گلستان سے
دل جلا میرا داغ ہجران سے
دور وہاں گی توکھو دندان سے
یہ حرارت ہی سوز ہجران سے
دوں جو نسبت میں اوکی دندان سے
آؤ میتا تو سیکہ انسان سے

غیروں پہ چشم التفات ہی
اشک میری نہ پونچھی دامان کے

انکھیں کم ہی ہو گئیں ہم تک
کیا تمکو ہو گیا نسی

شرم سے ان آنکھوں کا پھرا
دوڑ ہی آئی ہرن بیابان سے

چشم مخمور کی تصور میں
می ٹپکتی ہی چشم گریان سے

سایہ تک ہی زمین پر بھار کی
ایسے بوجھل ہیں بار عصیان سے

جی سجدی کہ سر اٹھے تو گئی
سر نہ اوٹھا جو بار عصیان سے

یون تو تڑپائیے نہ جو ہر لو
کاٹئی سر کو تیغ برّان سے

یہی حالت ادھر تھی اونکی بھی
شکل یہ صبر تھی اونکے بھی

تیلی سے سر اگر اوٹھاتی ہیں
جیسکے جیسکے غزل یہ کاتی ہیں

## غزل

قتل کر ڈالئے تو عار نہیں
ہیں تاب انتظار نہیں

پاس دوست گلعذار نہیں
آج کیفیت بہار نہیں

اونکی جلوہ کا اعتبار نہیں
برق کو ایکدم قرار نہیں

جوشش دل سی گرتی ہیں انسو
اپنا رونے میں اختیار نہیں

لاؤ اوس پر تو سکے تو ہیں
ایک ساعت مجھی قرار نہیں

وعدہ جو تھوڑا تو کر لیا ہوتا
گر تھی نہ اہ بار بار نہیں

بیقراری او دل کی تاب

ہجر میں جان بلب ہوں جلد آو

وصل جو تمکو ہمکو ہجر نصیب

ہی گل گلشن خلیل اللہ

ہوا بیکار انکو دہشت جنون

مثل آئینہ صاف دل میں ہم

قتل جوہر کو کیوں نہیں کرتے

انکی میں تیر ایہر آیا

ڈہل چلا دن تھکائی ای حواس

کچھ اندہیرا جو چھایا آنکہوں میں

آدمی سے کیا تقاضا جا

انکو جلدی سوار کر لانا

پہونچا القصہ آدمی جو وہاں

ٹوٹا تہا بدن جو دل تہا ملول

آنسو آنکہوں میں ڈبڈبای ہوے

سوچ دل میں کہ آہ بہول نجاے

کسیلے اب مجہی قرار نہیں

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں

سچ ہے قسمت پر اختیار نہیں

تیرا رشتہ شعلہ بار نہیں

کہ گریبان میں ایک تار نہیں

دل میں اونکی طرح غبار نہیں

پاس کیا ہیچ ابدار نہیں

وقت مغرب قریب تر آیا

پر کہاں جی کہاں سی تاگہر

شام کا عالم آیا آنکہوں میں

شام ہونی کو آئی دوڑا جا

مرنہ اب رہنا جلد تر لانا

مجہسے مضطر زیادہ تہیں وو وہاں

چہرہ مرجہایا مضمحل تہا ملول

غم و اندوہ دل پہ چہاے ہوے

آدمی اونکا راہ بہول نجاے

وصل کی جو چاہ دل سے ہے
آدمی جب بہوچا ڈہوڑی میں
دیکھکر اسکو ساری سدہ ا
آدمی کی غرض سلام کیا
کہا محفل میں دیکھہ پایا ہے
ہوئی پہر ایک طور پر راضی
تہا او دہر بہی جو مشتاق تہا
سنکے آتی سدا او رخصت کی
چوڑا بہاری سا بہ لگا کر
بن سنور کر ہوئی وہ طیار
آدمی بہیجا جب کہاروں کو
کہا دوڑو تمہیں خدا کی قسم
ہوئی خوش خوش غرض سوار ہوئی
خبر آئی سواری اول شب
سینہ عشرت سی شاد شاد ہوا
آگئی جان جسم بیجان میں

ہنکا ہجر کی ستانی سے
دل ہرا ہو گیا او داسی میں
لگے چوٹی کی اپنی سدہ اک
آتا جان او نکی سے کلام کیا
انکو جو ہر کی اب بلا پایا
کہا جائیں یہ ہوں اگر راضی
دور بندی سی رہنا شان ہے
جب اوٹھی صاحب اور سلا
کہنا جلدی سی بہنا سب لا کر
آئی گھر ہوئی وو طیار
وہ بلا لایا جب کہاروں کو
جلد چلیو تمہیں خدا کی قسم
حوریں اوس شان پر نثار ہوں
آئی بہی سوار سے اول شب
دل مشتاق با مراد ہوا
جیسے نا [illegible] ہوں محل باران

[illegible] عشرت کی ہو گئے سامان
جم گیا خوب جشن کا نقشا
فرش تختون پہ بچہی تکئی دہرے
کچہہ چنگیرون مین پہول ہار سجے
خاصدان اور گلوریان مانگین
آیا صندوقچہ بہی عطر کا پاس
پوچہا اچہا رہا مزاج شریف
دوست یکرنگ کچہہ اکہٹے ہوئے
حاسدون کو ہوی شکر رنجے
شور تہا میری کام شیرین کا
اوس مہ نو کی کیا زیارت سے تہے
پاس تہا اونکے سہا نے کا
چاندنی رات کی بہار رہے
[illegible]سین دیکہ اونسین پلائی شراب
[illegible]رف مین پہر تو تغلیان ہی گین
[illegible]لین پہن کی آئی گرما گرم

ساری عشرت کی ہو گئی سامان
بزم عشرت کا ہو گیا نقشا
شمعین روشن کی لاکی رکہی دہرے
اگی گلدستہ بہار سجے
چکنی ڈلیان الاچیان مانگین
اوس مرو کو پہر بٹہالیا پاس
بولی شکر آپکا مزاج شریف
دشمن اپنی دلون مین کہٹے ہوے
کام شیرین نی دی شکر گی
نمک زخم خصم بدبین کا
گہرین تو چندون کی صورت تہے
کچہہ رہا شغل شعر خوانے کا
بزم یاران سازگار رہے
ڈال دی منہ سے کچہہ لگائی شراب
پہر کئی ہے صراحیان ہی گلین
سیخین جہٹ پٹ لگائین گرما گرم

اپنے تو ... ہو ... ہو کوئی پیدا ہو مقابل

ہے محبت کی یار کی زنجیر
شوق تازہ ہوا سلاسل کا

آرزوے وصل کی نہ بر آئے
رنگ کیا دل میں حوصلہ دل کا

درد دل ہو تو تمکو ہو معلوم
حال جانو کسی کے کیا دل کا

ہے کہیا وہ چراغ خانۂ حسن
اشک روغن ہے آنکھ کی تل کا

حاسد و کیسی نہ کچھ تقریر
خامے ہی جواب جاہل کا

جان اونکی ادائی لی جوہر
کشتہ ہوں تیغ ناز قاتل کا

اک پہر رات یہ بہار رہے
کہانے پینے کے بعد یار رہے

پھر ہوئے یار سر بسر رخصت
ہو گئے اپنے اپنے گھر رخصت

اوٹھ کے اوسدم پلنگ پر آئے
دل کے مقصد تمام بر آئے

ہوئی تخلیہ میں وہ صحبت عیش
اوسکے تا صبح پھرتی نوبت عیش

ذکر میں کب وہ لطف آتے ہیں
دل ہی لیں مزے اوٹھاتے ہیں

چاندنی سی وہ نور کا عالم
اوس صنم پر وہ حور کا عالم

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کی جہونکے وہ
گہنے پہولونکے ہی مہکتے وہ

کچھ عجب عیش کا وہ عالم تہا
کیا غنیمت وہ ایک اک دم تہا

ہاتھ اوٹھی ذوالفقار ابرو پر
رکھدیا ہاتھ مصحف رو پر

جاگتی سا تھ سوتی تھے
ہرگز اکدم جدا نہوتی تھے

جسم وجان کی طرح سی رابطہ تھا
یونہین ہر روزہ اپنا ضابطہ تھا

اٹھی سوتا جو مجکو پاتی تھے
بوسے لی لیتے پھر جگاتی تھے

دی کی مجھکو وہ الغرض بوسہ
لیتی تھی بوسے کی عوض بوسہ

تھین سر کا ناخن سی بالونکو
پیاری ہاتھون سے چھونا گالونکو

بھولی منہ سی یہ کہتا اوٹھو بھی
اجی بیدار اب کہین ہو بھی

بیٹھے تکتی ہین منہ کو باتین کرین
جسکے بیٹھی ہین جاگو باتین کرین

گرم دونون کی دل محبت سے
گرمیان خوب جوش الفت سے

یونہین گذرا غرض جو اک عرصہ
ہولی آیا غرض جو اک عرصہ

فعل مان اونکی لائین یہ اکدن
باتین ٹیڑھی سنائین یہ اکدن

نہین یون ہی اب مجھی منظور
ہی چھڑانی کا ڈھب مجھی منظور

عمر بھر کا لگا یا نبھرا
کیا کیا لگا یا نبھرا

ڈال رکھتا کمر مین تھا جی
میری ہاتھون سے مفت چھینا ہی

ڈولی سر رشتہ عشق والفت
ہی مجھی سامنا مصیبت کا

[illegible]
دام الفت مین اوسکی جاتے

ناک میں دم ہی لگتی مدت سے
باز آئی تھیں او سکے الفت سی

ایک ما دو پہر حرام زادی میں
ہو ہو مفسدی پیا اونکی ہیں

پہر تو جھگڑا ہی دو خراب اونکا
حشر کو ہی نہو حساب اوسکا

جب بلاتی ہوں راد کرتی ہیں
دینا لینا شمار کرتی ہیں

اتنی مہلت نہیں یہاں آئیں
آئیں اکدم تو طلبیاں آئیں

کوئی ایسا محاسبہ نکرے
بندی مر جیسے خدا نکرے

فیض تجسے گر ایسے ہی ہوگے
کیونکر ایک آگ کی رندے ہوگی

کہدو اوسے کہ دیکھیں کوئی اور
آشنا اپنی اب کریں کوئی اور

دل کہیں اور سب لگالیں وہ
اب کسے اور کو لگالیں وہ

عقد اونکا نہیں نکاح نہیں
سچ نہ چھوڑونگی اب مزاح نہیں

ایک پر ایک تھا جو پروانہ
تھا ہر اک ہو رہا جو پروانہ

سب کے میں دونوں بیٹھا رہو کی
صورت شمع زار زار ہوسے

ہائی شام فراق کیا آئے
سر پر آفت ہوئی بلا اسکے

نہ کہائی بری گھڑی خالق
یوں نہ لائی بری گھڑی خالق

مت کو غم سے کلیجہ آل سے لگے
سینے شق ہوئی تیر آفی سے لگے

تھم رہت کلیجہ تھامتا تھا
ہر سمہالی جبکہ سمہلتا تھا

دل دہن کرکی تلملانی لگا | دم پہ گھبرایا او لٹانی لگا

سینے میں شعلہ اک بھڑکتا تھا | دل تھا پھنکتا جیسے دہرکتا تھا

جان گھٹ کر نکلنے تن سی لگے | آتش سوز غم بدن سے لگی

ابہی دونوں سمت جانوں پر | بن گئے دونوں سمت جانوں پر

تو آمادہ زہر کہانی کو | چاہ میں کوئی ڈوب جانی کو

یاس میں تہی زبان پر یہ غزل | حسب حال اپنی تہی تکرار یہ غزل

## غزل فارسی

صاف عشرت بجا ما کردند | درد دردی بکام ما کردند

ازمن آن دوست را جدا کردند | دشمنان بین چہا چہا کردند

آہ ازین ظالمان کہ جور و ستم | بر من خستہ جان روا کردند

رنجہ کردند یار را ازمن | حاسدان طرفہ افترا کردند

ہستم از جملہ خلق بیگانہ | تا بجوی تو آشنا کردند

نشنید آہ حرف من آن شوخ | دیگران عرض مدعا کردند

نرسیدم تا سر کویش | طالع ما چہ نارسا کردند

سلطنت ما من [illegible] و آن بی رحم | بار ما [illegible] التجی کردند

از کجی آہ این [illegible] | لہ ترا ازین [illegible]

اور بہی جانی تہی ہمان یہ غزل | اٹلو اسدم تہی برزبان یہ غزل

## غزل

جب ہوی صبح منہ ترا دیکہا ؛ نہ کبہی ہمنی آئینا دیکہا

تجہی ایشا حسن کیا دیکہا ؛ بخدا سایۂ خدا دیکہا

اپ کیا سوسی دل لگا دیکہا ؛ چار دن کا تماشا دیکہا

بس یہی کہتی تہی کہ نیکی وفا ؛ والہا خوب کی وفا دیکہا

مسکرا کر بات کی سو تمنے ؛ کہی غنچہ نہ یہہ کہلا دیکہا

مجہہ تک آئی بط شراب اور کر ؛ جذبۂ دل کو سا کیا دیکہا

لعل لب کی تیری سے باتین ؛ لال سا لعل بولتا دیکہا

ہوگئی صبح آئی ہی شب وصل ؛ لطف ہمنی نہ وصل کا دیکہا

خاک کو میری کر دیا برباد ؛ چل ہوا ہو تجہی صبا دیکہا

گل ہوا کہل کی غنچۂ دل زار ؛ جسکہ بوٹا سا قد ترا دیکہا

وہی ہوتا ہی جو خدا چاہی ؛ بار ہا ہمنی آزما دیکہا

شعلہ رو کوی کون بہڑکاتا ؛ لائی افروختہ سدا دیکہا

جان بیرا ہنی ابہی جوہر
آخر اب عشق کا مزا دیکہا

ہوا آخر کو اپنا حال تباہ
اونکی آغوش کی جو تہی حسرت
گور تہا اپنا خانۂ تاریک
جانکو اپنی سوگ تہا دلکا
خوش کسیکو جو دیکہپاتی تہے
جابجا سنکے نغمی کا آہنگ
عیشکا جب زمانہ یاد آیا
کہ گریبان چاک چاک کیا
بیٹ کر رات بہرون رویا کی
نہی سانس لینی کی طاقت
دکہ کلشن جو کوئی کرتا تہا
زخم پر زخم سینہ کہاتے تہے
دلکی آفت سی رونی لگتے تہے
شمع ہی یراس سے مرتی تہے
تپلے جب بیقرار ہوتی تہے
تہی تصور مین جو وہ سرخی بال

حالت دل ہوئی کمال تباہ
تہی ہم آغوش قبر کی حسرت
اُنکی مرقد تہا خانۂ تاریک
سینہ پر داغ غمکدا دلکا
دل پکڑ کر لی بیٹہ جاتی تہے
نالی کا شتہ وہ سی تہا آہنگ
غم نی سرسی اپنا یاد آیا
قہر کا نالہ ور دناک کیا
دم لگا گہٹنی جان کہویا کئے
بات کرنی کی کسکو تہی طاقت
دلمین اک خار غم گذرتا تہا
داغ رہ رہکی تازہ ہاتے تہے
دمبدم جان کہوئی لگتی تہے
کہ تصور مین وہ گذرتی تہے
آنکہون مین شکل یار پہرتے تہے
دل کی آئینہ مین پڑی تہی بال

یہان پر کہین گوارا تہا
جینے رہنا یہ ناگوارا تہا

پہیر الٹی کٹار حسرت
یون نکالا تہی تجہ سا جلہ

تہر رہے تہی عروق جان کیٹر
قید سے کی بیڑیان نہ کٹین

لٹتے اوتہی سر پیٹکتے تہے
تہا یہ سودا ہی ہر رہ بکتی تہی

صبر کو پڑتی تہی سلام سے کہے
کہ مصیبت مین تہی امام کہے

## سلام

پہر لی شورش قیامت ہے
آج شبیر پر مصیبت ہے

تہا جو سرور سوار دوش رسول
پا برہنہ ہی دشت غربت ہی

آگ دیتی ہین خیمون کو نار ہے
غارت خانۂ امامت ہے

پیٹتے ہین یہ زینب و کلثوم
آہ عابد کی کیا یہ حالت ہے

سے گردن مین ہی گہسے ہین
ڈہری بیمار کو اذیت ہے

صدف گوش سی نکالی ہین در
بالی بچی پہ یہ مصیبت ہے

## قطعہ

مین رو رو کی کرتی تہا بو یہ
کیسے شادی کیا یہ نوبت ہی

رقص بسمل ہی اور نعرۂ آہ
ابہی یہ بزم عیش و عشرت ہے

ہچکیان بسلو سنے ائی
قہر واقت یہ آفت ہے

خون مین ڈوبی ہوئی چھاتی ہاتھ
منہ پہ سہرے کی جا جراحت ہے

ہے قاسم نے دیکھی تخت کی رات
تخت تاراج ہے گئی نوبت ہے

ہے دولہا تو جان ہی پہ بنے
کیسے بگڑی بنی کی قسمت سے ہے

نی بیاہی کو ایسا سوگ نصیب
دیکھی جاتی نہین وہ حالت ہے

شاہ کہتی تھی روئین کس کسکو
کچھ مصیبت سی یہ مصیبت ہے

ایک باقی رہا نہ یار و عزیز
سامنے اک اجل کی صورت ہے

کوئی ٹھنڈا تڑپ تڑپ کی ہوا
کسی کی جاگنے کی نوبت ہے

جسطرف دیکھو ہے کسیکی لاش
کسی جانب کسیکی تربت ہے

ہوا اصغر کا پالنا ہے عبث
اوسکو گہوارہ آج تربت ہے

مانگا پانی تو آگ جسکو دی
کیا غضب ہے یہ کیا مصیبت ہے

ناز و نعمت مین جو عدو ہی سے
یان توکل ہے اور قناعت ہے

عفو مین اسکے جرم سب جو ہر
کیا ولائے شہ ولایت ہے

حد سے گذرا جو اضطراب اپنا
ہو چکا سینہ جب کباب اپنا

طاقت و تاب خامشی نہ رہی
یاد جبر خود فراموشی نہ رہی

صبر نے یک بیک کنارہ کیا
دامن ضبط پارہ پارہ کیا

کہ چلی یوں دہوم دل یار سے — دل سے اپنی کہا یہ چل یار سے

انکو بلوائی بہلانے سے — لیجیی منع بسر کی جالی سے

سوچی پہر یہی دل اونکا ہے — کہ اثر عشقکا ہے او جاس ہے

تہا جو وہ ربط ظاہری اونکا — تہا وو سب ضبط ظاہری دلکا

تو عبث اون پہ جان دیتا ہی — اپنا خون اپنی سر پہ لیتا ہے

تہین الفت ہوئی زہر ذستے — جیا ہو یوں کسی نی زہر دسکے

داری باندی کا یہ ہی سودا ہے — عشق یوں ہی دلوں مین ہوتا ہی

تہی پہلے کوئی محرم راز — ہوشیار و فہیم و ہمدم راز

تاکری اونکو حال سے آگاہ — اوسنکے ہو قیل و قال سی آگاہ

دی یہ تنہائی مین اونہی کو خبر — یوں وو جائی نہ کسیکو خبر

جسطرح آئین ساتہہ پہر لائی — جذب دل ہاتہوں ہاتہہ پہر لائی

یہ بحرم الم مین نامہ لکہا — سربسر بس اوتہا کی جفا لکہا

## نامہ

ای دل و جان عاشق شیدا — جان و ایمان عاشق شیدا

صدقی ہو عاشق جفا انگیز — لی بلا تیری یہ بلا انگیز

دو رسم و قہر سے حسب تک — تم سلامت رہو صنم تب تک

اشک خون متصل ہین آنکھو بہرہ
اشک کیا لخت دل ہین آنکھو

سوز دل شمع سان زبان پر ہے
حال کا اپنی نوحہ آزما سر ہے

دل مردہ کو اپنی روتی ہین
لاشہ شوق دفن ہوتی ہین

استخوان تک ہین اپنی خار جگر
پسلیان پنجہ فشار جگر

اشکباری سی غم کی ہی بوچھار
دل پہ تیر الم کی ہی بوچھار

ابر تیغ ستم کی بارش ہے
آب پیکان غم کی بارش ہے

قلق و درد غم ہین صدمی ہین
دلکی دہڑکن پہ اور دہڑکی ہین

سینہ مقتل ہی آرزوون کا
شک رگون پر کٹی گلو ہوکا

دل مین جو داغ شوق دید کی ہین
سرکٹے اشک شہیدکی ہین

مار گیسو کی ڈس رہین سانپا ہے
لوٹتا دل پہ سانپ کالا ہے

یاد دندان مین داڑہین مارتے ہین
نکو ہچکی مین پکارتی ہین

گل و عارض پہ منہ کوٹتی ہین
خار غم کانٹون پر گھسیٹے ہین

چھالے ہین چھاتیونکی جلتی ہین
سینہ سہلاتی ہاتھ ملتی ہین

لب جو کھولی سے آہ اٹھتی ہے
او ٹھتی ہین تو کراہ او ٹھتی ہین

خالی آغوش پہ بھر آتا ہی دل
مثل مذبوح پھڑپھڑاتا ہے

آرزون صورت رلتی آتی ہے
اور حالت بدی جاتی ہے

ہجر کی اس سی ہی بتر نوبت — یہ بدبختی تو ہی بستر نوبت

آ گئی سانسین بس اب تو آتی ہین — ہچکیین ہر بار دیکھی جاتی ہین

دیکھنے والی چیخین مارتے ہین — قیس و فرہاد جان ہارتے ہین

تیری صورت سی کی جنون ہوتا ہے — حال ہر لحظہ سے زبون ہوتا

شکل دیوار صورت غم ہے — چشم روزن بہی مجہ پہ پرنم ہے

نامرادی کی زندگانی ہے — موت کی بہی مراد مانی ہے

تیتین ہین کہ جلد اجل آئے — موت للہ بر محل آئے

یہی ارمان ہی کہ جی سے نکلے — کہین ارمان اب بہی سے نکلے

نہین یارب عذاب سی چہٹیان — ایسے حال خراب سی چھٹ جائین

ایسے جینی سی موت بہتر ہے — جان دینا بہی ایک جوہر ہے

تنگ آئی بہت زمانی سے — اب نہین ڈرتی جان جانی سے

زہر ساغر مین گہولی بیٹہی ہین — آپ قبر اپنی کہولی بیٹہی ہین

خوب کی سیر باغ ناکامی — لیے جاتی ہین داغ ناکامی

آزمایش تمہاری چاہ کی ہے — حسرت اس دم نباک لگائی

دیکہنا ہی تو ساتہہ ہی آؤ — ایسے قاصد کی ساتہہ ابہی آؤ

ورنہ زندہ نہ مجہکو پاؤ گے — داغ ماتم مرا اوٹہاؤ گے

بھی نہ پایا تھا دل کا
کیا یہ ای بی بی نیاز آفت ہے
جو صبر تھی نہ نام سے غم سے
سینے میں دل نہیں ہی آبلہ ہے
نوجوانی تھی عیش کی دن تھے
عیش کچھ دن تو کرلی دنیا تھا
ای فلک شعبدہ یہ تیرا ہے
تو وہ بزم طرب نہ دیکھہ سکا
رحم آیا نہ اس جوانی پر
ترس نہ تو ہو کی گر ترا ظالم
ہے کیا کچھہ تیرا بگاڑا تھا
ہائی دنیا سے وہ اگر سدہارے
بس ہی ان تفرقون کی لیجئی داد
ہو گی میں یوں نباہنی والی
اونکی کیا ہے مغفرت ہو گی
وہ تو حد کی وفا سا ہو گئے

آہ تا خندہ زخم بسمل کا
نازپروردون پر مصیبت ہی
مبتلا ہیں وہ ایسے ماتم سے
سو طرح کا نصیب سی گلہ ہے
غم کی ای پیر چرخ یہ سن سے تھے
کاش یوں ہی گذرتی دنیا تھا
تونی غارت گئی یہ گھر اسے
زندہ ہی ہی غضب نہ دیکھہ سکا
ترس کہا یا نہ اس جوانی
کی خطا یہ بھی پڑ گیا ظالم
غضب ان جانتوں پہ ڈہایا تھا
ہم نہ گہر کی ہوئی نہ باہر کے
سا ہی لگی جا کی لیجئی داد
اس کی مرضی کی میں جاننی والی
غم یہ ہی ای کون گت ہو گی
عشق کی انتہا نباہ گئے

کیا اندھیر رب یہ ہوتا ہے
سر کہاں پھوڑوں پھر کیا کیجئے

اب کہاں تمکو آہ دیکھینگے
بیٹھی اب کس کی راہ دیکھینگے

جو سنیگا کہ مر گئی مجھپر
ہی بجا لعنتے جو دیگے مجھپر

تہک بچتوں سے نام نکلیگا
تہو کینگے جب کلام نکلیگا

آئی لطف اونکی سب قدم کی تہا
تہی مزی واری جنکے دلکی تہا

اس کیا تہی یہ ہوگیا کیا پھر
ہوگئی یاس ایسا ٹوٹا پہر

پہٹ پڑی ایکبار ساتو نفلاک
لائی آفت ہزار ساتون فلک

سکے میں ہوں کہا نہیں جاتا
کیا کروں مر رہا نہیں جاتا

پھر قدرت کی بیقراری سے
اوسپہ تقدیر یہ ہماری تہے

ابہی کچھ سن نہیں کر نیکی لگا
دل لگی کا کہیں کر نیکی کیا

یا علی آسرا تمہارا ہے
میری مولا بڑا سہارا ہی

تمہیں مالک ہو دین و دنیا میں
ہی تمہیں سے نجات عقبے میں

شیر سی شاہ جرا یا سلمان کو
دیکھو اس جو دیج گردان کو

وقت مشکل کشا ہی آیا ہے
آسمان نے بہت ستایا ہے

رحم اپنا سمجھکے فرماؤ
کچھ مدد غم میں ایسے فرماؤ

اڑھی آجاؤ وقت پیدا ہی
مشکل کام آلی ہوئے شیدا ہے

اپنی پہلو مین لیلی زندہ کیا
نوش دارو ی لب کہلائی مجہے
جان برلب سماگئی تن مین
آپ مین پاکی تب یہ مجہسی کہا
ایسا ہین سینے گہر بٹہا رکہو نہ
نہین کلفت مین جان جاتی ہے
اور مہمان کوئی دم کی ہین
تیری الفت مین مرتی ہین جو
دی نہ تسکین تو ابہ ٹوٹنگے
ہی تیری طرح جہان بیر نوبت
ہوک اوٹہتی ہی بیٹہا جاتا دل
جل رہا ہی بدن تب غم سے
جان گہل گہل کی دیتی کب تک
دل کٹرہاتی ہی لاگ الفت کی
چوٹ دل کی اٹہی نہین جاتی
اور چہپا ہین سینہ تاب ہمن

ہو رہا ان منہ مین دیکی زندہ کیا
بوسون مین عیسوی وہ تہا مجہے
روح پہر اپنی آگئی تن مین
چہپ کی آنی کا حال کہکی کہا
زندگی ہو اگر بٹہا رکہو نہ
غم وحسرت مین جان جاتی ہے
صدمی دل پر ہین داغ غم کی نئی
ہم ہی جی سی گذرتی ہین جو
نہین رو رو کی جان کہو دنگی
نزع سی ہی تو ہی بتر نوبت
اپنی پہلو سے نکلا آتا ہی دل
داغ دل مین سوا جہنم سے
لہو کی گہونٹ پیجئی کب تک
پہونکی دیتی ہی آگ الفت کی
لگی ایسی سہی نہین جاتی
دلسی ہی سوا کباب ہمن

اب جو وعدہ یہ بھول جائینگے ہم | منہ قیامت مین کیا دکھائینگے ہم

کہا مینے کہ صیغہ پڑھوا لون | رنڈ ہون نام شرع پر کیا لون

بولی کیون اسمین کیا قباحت ہے | کبھی باہر جو ہون تو لعنت ہے

قبلہ و کعبہ کی گئی گھر مین | عقد کروا دیکی بسیگی گھر مین

کہا اغیار پر تبرے کو | سمجھے نیک اونکی بد بھی کہنے کو

صیغہ پڑھوا لیا جناب سے پھر | چھٹی ہر حال مین عذاب سے پھر

نقل شیرین تھی اشک شادی کے | پھول چندسی بامراد دیکے

اوس امام زمن کی برکت سے | چھٹ گئی جھگڑے سی مصیبت سے

حظ دعوت وہان بڑا اوٹھا | خوب سسرال کا مزا اوٹھا

ڈومنی نے جہان بنائی بات | نوچنگھہ کی وہ ہمنی کھائی نبات

ساری بجیا بجا ہوین رنگین | کھیل سو تنسی ادا ہوین رسمین

لائے اپنی یہان مٹھا رکھا | پھر دکان پر یہان بٹھا رکھا

لطف حاصل ہی جو نہی مطلب | رونق افزا ہی یار محفل مین

وصل اوٹھون پہر کا ہی نہ رنج | اسکو ملتی ہی ایسی شئی رنج

ہی وصال اپنی یار جانی کا | دور ہی جام کا مزا لیکا

اوس مرغی روکو پھر نکال لیا | سارا ارمان دل نکال لیا

ہی تھنک جو اور ہی منت
ہار ہی ہؤا وہی شہیدوں کے
مدتوں تک بٹا کئی لنگر
خضر کی راہ میں جلائی چراغ
ناؤ پر آب جاکی دریا میں
ہاتھوں کے سبب یہ بات ہوئی
عورت دل کی ہوئی مبارک باد
لو مبارک ہی وصال صنم
مژدہ یا کمال حسرت سے
رہی اسی روز کی سدا روز سے
راحت جان و دل سے کام رہے
ہو مبارک سدا یہ شادی وصل
عیش و عشرت کا دن نصیب رہے
یار دیتا ہے لو مبارک جام
جام بر کف بغل میں یار رہی
شگفتہ کلی دل کے

ایک اک سب ادا وکی منت
سیروں کردی نذر یدہ کی
ایک سررشتہ پروی لنگر
سینے تک پانی میں ترا کے گھیر
بڑی لیکر چڑھائی دریا پر
عید دن رات شب برات ہوئی
بولی عشرت اجی مبارک باد
رہو پروانۂ جمال صنم
لو نوید نشاط وصلت سے
رہی ایسے گھڑی شبا روز سے
نشۂ کام دل مدام رہے
رہی دائم بپا یہ شادی وصل
ہم بغل رات دن حبیب رہے
اوسکے ہاتھوں سے ہو مبارک جام
شاہد عیش ہمکنار رہے
نکلے زور آرزوئے دل سے

مصحف رخ نے دی ہوا مجھکو | دی کہین خاک کربلا مجھکو

مینہین اور نہائین ہونی لگین | سر و زانو پہ لیکی رونی لگین

لی تکلف لپٹ گئی مجھسے | لین بلائین چمٹ گئی مجھسے

لگی جہلانی اوسے اپنے کو ایک | دونون فرحت مین لائی ایک ایککو

عارضہ کیا کسے تہا بہول گئے | حظ دل پا وا آیا بہدل گئے

اور اخلاص و اختلاط ہوئے | حد سے بڑہ بڑہ کی ارتباط ہوئے

کہہ کیا طرفہ شعبدہ اطبا کا | ہی عجایب یہ تجربہ طب کا

اونکو بتلاتی ساق پای حمام | سوختہ سا ہی سرمہ سیاہی تمام

شافہ رکہتی ہی بیکسی کو رہے | جیسی تہے یا کرو سے اسکو رہے

پہر اوسکو کہ احتیاج نہ تہے | کچہہ کبہی حاجت علاج نہ تہے

لیکہ نسخہ یہ آزمائی تو | شعبدہ اک نیا دکہانیکو

اپنے لیکر ورل کا مہرۂ پشت | خود کمر پہ دو باندہا مہرۂ پشت

پہر جو مصروف وقت کار ہوا | نشہ شور و غل ہزار ہوا

لطف ہین الفت و محبت سے | مزی حاصل ہین سب طبیعت کے

اسی کہتی ہین لطف نازنیا | دیکہہ ہین عاشق پہ حسن دنیا

جذب کامل ہی ایک و اہل زنا | ذوق دنیا کی ساری حاصل ہین

جو دیکھی شوقین ہیں سو دیکھے ہیں
رکھتی ہیں ہاتھوں پر وہ دل ہمارا
شغل بوس و کنار رہتا ہے
ٹھاٹھ ہر دم بدلتی رہتی ہیں
وضع داری سے رہتی ہیں ہر روز
جوبن آتا ہی جوانی پر ہے
سو اپنا کوئی سنگار نہیں
حسن اپنا بنائے رہتی ہیں
بوسے لی بانکی مجھکو دیتی ہیں
خوشی سے خاطر کی میری کرتی ہیں
ہاتھ چھاتی سے کہ لگاتی ہیں
وصل سے شاد رکھتے ہیں
بانہیں گردن میں اب ڈالتی ہیں
گال سے گال ملتی رہتی ہیں
بیٹھتے ہیں ادا سے پہلو میں
رکھتی ہیں منہ کے پاس منہ اپنا

میری خاطر کو رکھتے ہیں
وہاں رہتا ہے متصل ہر
رات دن چاہ پیار رہتا ہے
اک ادا سے سنبھلے رہتی ہیں
باتیں دلچسپ کہتی ہیں شب روز
شوق دل روز ہی ترقی پر
الحسین ایسا وصعد اہیں
اور بھی دل لبھاتی رہتی ہیں
کام دل ہر طرح وہ دیتی ہیں
دم مرا ہر سخن میں بھرتی ہیں
لگے بغلوں میں گدگداتی ہیں
رات دن یاد مرا رکھتی ہیں
آرزو جی طلب نکالتی ہیں
دل خوشی سے اچھلے رہتی ہیں
دخل کیا ہے شکن ہو ابرو پر
منہ سے سوتا ہے شب منہ اپنا

چوہتی ہیں ہیلیان میرے
دل لگی ہین جو ساری باتونسے
لیتے ہے اسکا پاس رہتا ہے
نظر اپنی میرے لگاتی ہین
میرے دلجوئی کا ہی دہیان اونہیں
مجھکو ہر بات میں ستاتی ہین
جلتے ہین بس میرے استادوںمین
اپنی پہلو مین یار رہتا ہے
یو ہین سونا جہٹ کی پہلو مین
اسکی رہتی سینہ پر سینہ
لی ہر دم ادا ہی شوخی سے
اپنے منہ کی اک لاتی ہین شہ
کام اپنی زبان پہ لاتی اوکال
دل لبہاتی ہی وہ کر رستے سے
میری آرام سے سدا ہی کام
شوق کی میرے حقہ پینے لگے

داہی ہین کلا میان میرے
ہوتی ہین خوش ہماری باتونسے
میری خاطر کا پاس رہتا ہے
لطف سی پیش ہر دم آتی ہین
نہیں اسکے سوا ہی دہیان اونہیں
خود بخود دکھا مسکراتی ہین
آپ فرشتہ ما و بار
گرم بوس دکہا رہتا ہے
ہاتہ لعلوںمین گھٹی رانوںمیں
ارز دل تاکی ملکر سینہ شہ
بات جو اوسنے بہی ترالی ہے
صورت اپنی میرے ملاتی ہین
منہ مین لیجاتی ہین دکہاکی اوگال
اک ہماری فکر رہتی ہے
لئے ہین اس کی کیا سوا ہی کام
دم مرا بہرگی آپ سے جینے لگے

شوق بستی میری حقہ پینی لگی
دم مرا ابھر کے آپ جینی لگی

مگر اسے کام کو ذرا سر سے
جب پڑہی نظم یہ غزل کرتے

## غزل

ولولہ دلکا روز افزون ہی
ہوس وصل مین جگر خون ہے

جلد آؤ کہ گو تسکین ہو
حالت دل بہت دگرگون ہے

اللہ اللہ ہتو یہ نور کی شکل
قدرت حق ہی شان بیچون ہے

تم وہ گل ہو کہ چمن کو تمہی
دست لالہ مین جام افیون ہے

ہی نظر مین پتلا ہوا اسکے
کسقدر قد یار موزون ہے

رخ رنگین کی گل مین دیوانے
قد بالا کا بید مجنون ہے

جاگتی سولی خون دل پیون
چشم خون بار چشمہ خون نکلے

زندہ یاد اوس دن سے ہین معدوم
نہین کہلتا عجب یہ مضمون ہے

روز رہ عشق مین ہی ستت تار
جیسے دیلی وہ جعد مشکون ہے

خاک ہی زیست کا مزا جو مرا
وہ نہین جسپہ طبع مفتون ہے

پھر وہ فی الفور آ گئی پہلو مین
نہین دیکھا اثر یہ جادو مین

ہی یارب ذلو تمین چاہ رسے
عمر بہر بس یونہین نباہ رہے

وہی بلقیس ہین سلیمان ہون
جشن عشرت ہی روز سلطان ہون

ہون ہین شاہین عشقباز
شاہ دندا کہ ن طراز ون ہین

ہمیہ فضل خدای عادل ہی — لطف و احسان اوسکا کامل ہے

## سبب تصنیف

ہی جو اتون ہی اونکے موزون طبع — اونکی ہی شعر پر ہے مفتون طبع

ایک دن مجھسے کی یہ فرمایش — ہی کچھہ اونکی سے یہ خواہش

کہ ہمارا اور اپنا حال لکھو — [illegible] کمال لکھو

عشقبازون کا جو شمار رہے — یہ فسانہ ہی یادگار رہے

صاف سمجھین جو ہمزبان ہو — سنکے دل شاد ہو بیان ہو

ایک جلسے مین پھر کہا یہ حال — عشق و الفت ہی ہمارا حال

سنکے مسرور پھر کمال ہوئے — ہوکی خوش مہربان حال سے

بولی کیا کیا کہا خدا کی قسم — کیسا اچھا کہا خدا کی قسم

کتنی قید ردیف اچھی ہے — واہ کیا بات یہ لگی ہے

اسقدر پھر دیا مزا اسمین — ذہن کیا خوب لڑ گیا اسمین

ہاتھہ چومی یہ جلد لکھا ہے — یاد بھی یون محال لکھنا ہے

تھی جب ہنسکے اک سلام کیا — بولی پھر مسکراکی کام کیا

پھر اشارہ کیا یہ آنکھون سی — کہ سلام اب کیا یہ آنکھون سے

بولا ایسے وصل دو صلا مجکو — اک انگوٹھا دکھا دیا مجکو

بوسہ ہر شعر پہ صلے میں دیا | وصل پھر عمر بھر صلے میں دیا
گلے لگ کر کیا نہال مجھے | خوب ساگر دیا نہال مجھے

جوہر عشق نام اسکا ہے | اونکی فرمایش اونکا کہنا ہے
ہی حقیقت میں امتحان قلم | دیکھیے تھی فقط زبان قلم

دیکھو جو گوہر تعشق ہے | مثنوی جوہر تعشق ہے
اوس میں مضمون نئے تازگی ہوگئے | وہ پسند اپنی مثنوی ہوگئے

متعجب ہیں لوگ بدظن ہیں | دوست سنکر یہ حال دشمن ہیں
آپ ہم کیلئے ہوگئی بدنام | عاشقی میں کھلے نہ تھی بدنام

خاتمہ خیر اسکا اب لکھیں | جھوٹ سب سمجھیں ایسا اب لکھیں

## خاتمہ گوہر رازین عشق مجازی

جو سخن ساز کتنی ای جوہر | سحر انداز کتنی اے جوہر
کسقدر گرم ہی بنائی بات | لب لطیفے سی ہی یہ خالی بات

جھوٹا افسانہ دیسے ڈھلا ای | دل ہی قالب میں گویا سانچا
بات کیا سچی جوڑ کر بولے | جھوٹ بولی تو اسقدر بولی

اجی لاحول موت سر پر ہے | ایسے باتوں سی توبہ بہتر ہے
ای بازآئی عشقبازی سے | سخن لعنت مجازی سے

عاشق شاہد حقیقت ہیں ۔ محو ذکر و خیال وحدت ہیں

ختم بر محامد بادشاہ ظل اللہ حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

آرزو اب یہی شہ کا ہوں شاگرد ۔ اس شہ رشک حاتم کا ہوں شاگرد

اونسی بہتر نہیں کسی کا کلام ۔ نہیں ہوتا یہ آدمی کا کلام

ہوں الہام اونسی تو زیبا ہے ۔ سچ ہی بالا کلام شہ کا ہے

ہیں ملک پر ملک کلام ہیں وہ ۔ عالم علم خاص و عام ہیں وہ

نہیں کچھ لازمات شاہی پر ۔ ہیں وہ قادر ہر اک کماہی پر

فی الحقیقت وہ جان عالم ہیں ۔ جان و روح و روان عالم ہیں

حسن کیا جلوۂ الہی ہے ۔ صورت زیب بادشاہی ہے

عالم اونکی ادا کا بسمل ہے ۔ اونکی قبضے میں کشور دل ہے

حکم ان ممالک جہان ہیں ۔ سچ یہی عزت سلیمان ہیں

صدقے ہر یاں ملک فریفتہ ہیں ۔ شہ کی سب تا فلک فریفتہ ہیں

شہ کہی دیکھ حور عین تجھکو ۔ آفرینندہ آفرین تجھکو

تیغ ابروی شہ جو عریاں ہو ۔ آپ اگر خلیل قربان ہو

حسن [illegible] منہ کی یہ ذلیل ہوا ۔ وہ و نار حسد خلیل ہوا

جو بادشاہی آئی سر زمین پہ بیٹھے
فقیر خالی زمین جو آئی لبس پہ بیٹھے

گلیم سایہ وری کی کھینچی در پر

پری ہے صدقے کہ اس طرح کی تصویر کھینچی
سفید شرم سی ہو رخ اگر قمر دیکھے
غرض ہو مثل زلیخا جو اٹھ کہ پھر دیکھے
تمہاری یوسف رخسار کو اگر دیکھے

درود پڑھنے لگی آئینہ پیمبر پر

یہ اشک گرم اگر ہکی تیری ڈھلک آئے
تپش کی پھول کو باغ خلیل دم میں ڈھائے
جلا دیا مجھی سوز فراق نی لیکو آئے
وہ گرم خون ہی میرا اگر زرا بہہ جائے

پسینا ہو کی نکل آئی آب خنجر پر

تمہین جو ہوئی محبت تو جانتی پیارے
ہزار طرح کی ہوئی ہین عشق مین شکوے
خفا نہو جو کہا یہ نہی بدگمانی سے
کسی سے آنکھین چھپا ہین کیا تمہارے لئے

گمان یار نگہ ہی جو تار بستر پر

یہ وہ ہی ڈر کہ نہ جسکا زبان پہ لائے
مژہ یہ دیکھ لے برگشتہ دل نہ ہو جائے
کوئی اس الٹی چھری سے گلا نہ کٹوائے
تری مژہ کی صف خط مین لکھیہ کھچتے

پھری اجل کی چھری گردن کبوتر پر

لڑائین اور کسی سے تو ہمسی سین انکھین
نگہ جو غیر نے ڈالی نکال لین آنکھیں
نہ جانے کرلی ہی چلا کہ سی ہمی دین آنکھیں
وہ بدگمان ہی کہ خط دیکھی بند لین آنکھیں

بٹھائی باز کی ٹوپی سر پہ تو تمہر

نثار تم پہ ہیں سب شاہد بہشت بریں | فرشتے ہیں ہی لطافت پہ تمہارے
نہیں ہی غیرت گل تسا نازنین تو کہیں | عیان جبین سے ہی رنگ گل ہو مثل جبین تمہارے

جو پاؤں رکھو تم ایجان جان گل تر پر

وہ ہم ہیں عاشق صادق کہ جیتے جی نہ گرے | کسیطرح سی جدا ہو کے تم سی کی نہ گرے
ہزار رنگ کی تدبیریں تری نہ گئے | ادھر آؤ ادھر رہی گھر تری ہی لپٹی گئے

برنگ سایہ ہیں دیوار پر کبھی در پر

ترا مکان ہی کیا میری ہی لقا و لحبیب | نہیں بہشت ہی اس قصر سی بہ الحبیب
صفائے حسن بنا ہی کیا یہ جادو الحبیب | جو آیا جا نسکا ہی یہ گھر ترا الحبیب

پڑی ہی سایہ کی مانند چاندنی در پر

خدا کا بندہ ہوں حق نے خدا کر الظالم | جفا جو کی ہے تو اتنی وفا کر الظالم
کہ میرا نام لیا کر بڑھا کر الطف لم | خطا شتاب شہیداں عطا کر الظالم

ہمائی تیغ کا سایہ کر امیری سر پر

نہ پوچھو دوستو جو کچھ ہوا ہی مجھ سے خطا | ہیں اپنی جان حزیں کا ہوں دشمن اب بیبا
پھنسا ہوں سخت مصیبت میں آہ و ویلا | غضب الٰہ بت سنگدل لیے لل آیا

خدا بچائی کہ شیشہ گرا ہی پتھر پر

بعید ہی یہ نوازش سی بی جان ہنوز
پہونچ لی آہ دو محروم اسقدر تو نہو
پہری ہی پہیر دو گردن پہ گر جواب نہو
نگاہ تہری ایجان نامہ بر پہ گر
کبہی تو باز کو چہوڑو میری کبوتر پر

اوگی جو سبزہ تو ہی لطف سطح گلزار
بہار گل نہین کہولی ہی کہ نشتر بہار
نہ فرق اک سر مو آیا حسن مین نہار
نمود خط یہ وہی صفائے عارض یار
غبار آئینہ ہی خاطر سکندر پر

نہو سکے گا بیان کیون لی ہی فصد یہ
یہ دم بدم تو ہین کہلی رہی فصد فصد
نہین کچھ آج ہی یہ لیگئے ہے فصد فصد
نہ پوچھو وحشیو نسی کیون کہلی ہی فصد فصد
یہ خون چکان ہی حکایت زبان نشتر پر

تمہاری واسطی لکہی ہی ایسی حرف حسین
نہ اپنی سر کی ہی وحشت نہ جان کا کہ ہراس
جو اس کلام کا صاحب منضبط ہو قیاس
نثار کرتی ہین آدیکہو جان ثنائی ناس
گلے تو آپ کے خنجر یہ سر کو تہوکر پر

کچہ اب دلکو ہی سودائے خام ہونیکا
کرنا خرید ہ شاہی غلام ہونیکا
مر ایک کشتہ ہی یان خاص عام ہونیکا
ہوا ہی خواب جلا لکو نام ہونیکا
ہمیشہ طالب رحاب دیتی ہین زر پر

نکالی مبادا سے وہ ترک جانہ جنگ سے تیغ
نہ ایسی انکہہ سی دیکھی نہ نیمہ نکلنے تیغ